پندرہویں شعبان کی رات
کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.
+91 92906 21633 (whatsapp only)

پندرہویں شعبان کی رات کن لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

نصفِ شعبان کی رات میں دو لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی۔

نصفِ شعبان کی رات میں یعنی پندرہویں شعبان کی مغرب سے فجر تک جس کو آپ رات کہتے ہیں نصفِ شعبان کی رات کہتے ہیں دو لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی، دو لوگوں کو معاف نہیں کیا جائے گا:

1) ایک ہے حقوق اللہ میں بد تر ظلم کرنے والا یعنی شرک کرنے والا حقوق اللہ کے معاملات میں شرک سب سے بد تر ظلم ہے۔

2) اور دوسرا گناہ ہے حقوق العباد میں بد تر جرم "شَحْنَاء" دل میں کینہ رکھنا۔

شحناء معنی، جیسے "شَاحِنَہ" کہتے ہیں بڑے بڑے کشتیوں کو جو سامان بھرتے ہیں یا انسان اٹھا کر لیجاتے ہیں بڑے بڑے لاریوں کو "شَاحِنَہ" کہتے ہیں، بڑے بڑے ایسے وسائلِ حمل و نقل جس کے اندر بہت زیادہ سامان اور بہت زیادہ لوگ بیٹھ کر جاتے ہیں، یعنی جو بہت بھاری بھر کم وزن اٹھالے تے ہیں، ایسے وسائلِ حمل و نقل Transport کو جیسے Ship ہے اور جیسے لاری ہے اس کو "شَاحِنَہ" کہتے ہیں تو بعض انسان بھی اپنے دلوں کو "شَاحِنَہ" بنائے ہوئے ہیں بغض، حسد، کینہ، جلن، کپٹ اور انتقام "شَحْنَا" بھر کے رکھتے ہیں اس کے اندر بھر بھر کے رکھتے ہیں جب کہ ان کو چاہئے تھا کہ اس کو قبرستان بناتے تو یہاں پر یہ سارے گلے سڑی باتیں ہیں اس کو دفن کرتے دیتے اور نجات پاتے اس کی ان سارے گلے سڑے ہدیوں اور سارے گلے سڑے گوشت ہوتے ہیں ،غیبت کا گوشت، الزام اور اسی طریقے سے تہمت یا الزام تراشی بہت بہتان تراشی، جھوٹ، سازشیں، مکاری، عیاری، غلط گمانی، بد گمانی، چغلخوری اور اسی طرح حسد بد گمانی غیبتیں، چغلخوری لگائی بجھائی، آڑے نام رکھنا کسی کے بارے میں بد ظنی میں مبتلا ہونا، غلط فہمی میں مبتلا ہونا یا ٹوہ میں لگنا یہ سارے جتنے بھی ہیں جسے سے سڑی ہوئ بو آتی ہے جس سے گلے سڑے مردوں کی طرح بو آتی ہے قبرستان میں جیسے دفن کر دیا جاتا ہے تو قبرستان میں کوئی بو نہیں آتی کیونکہ مٹی کھا جاتی ہے ان سب چیزوں کو تو انسان کو چاہئے کہ اپنے دلوں کو قبرستان بنائے اس معنی میں

Arshad Basheer Madani Notes

کہ یہ سارے گلے سڑے چیزوں کو دفن کر دیں اس کو پالیں نہیں، بعض لوگ ان کو پالتے ہیں کھیتوں کی طرح اور اس کے اندر سے پھر کیکر اور کانٹی دار درخت نمودار ہوتے ہیں جو اس کو اور سامنے والے کو تکلیف پہنچاتے ہیں جیسا کہ مشہور محاورہ ہے حسد کرنے والا یا اسی طرح بغض و حسد پالنے والا کبھی چین سے سوتا نہیں، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

دو چیزوں سے بچنا بہت ضروری ہے ورنہ نصفِ شعبان کی رات میں یہ دو لوگوں کی مغفرت نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

اور ایک روایت میں

((وَیُمْلِی لِلْکَافِرِیْنَ))

یعنی کہ کفر حقوق اللہ کے اندر شرک، کفر یہ سارے جتنے بھی بد عقید گیاں ہیں ان سے اپنے آپ کو پاک کرنا چاہئے، چاہے شرکِ اکبر ہو یا چاہے شرکِ اصغر ہو اور اسی طریقے سے شرک کی ساری قسمیں جیسے ریاکاری ہے اور شرکِ اکبر سے تو بچنا ہی بچنا ہے۔

اسی طرح سے حقوق اللہ میں عقائد اور عبادات کا سلسلہ آتا ہے لہذا عبادات میں بدعات سے بھی بچنا ہے اور سب سے بڑی چیز جو یہاں پر ذکر کی گئی ہے وہ ہے شرک، آدمی شرک سے پاک رکھے اپنے آپ کو اور بدعات سے پاک رکھے، کفر اور نفاق سارے بد عقید گی، عقیدہ کی گمراہیوں سے پاک رکھے اپنے آپ کو تاکہ حقوق اللہ میں کامیاب ہو جائیں، حقوق اللہ کے معاملات میں کامیاب ہو جائے۔

اور دوسری قسم حقوق العباد، حقوق العباد میں دو بڑے شعبے آتے ہیں:

1) معاملات

2) اخلاقیات

آدمی کو معاملات میں حرام سے بچنا ہے اور بد اخلاقی سے بھی بچنا ہے اور جب انسانوں سے معاملہ داری ہوتی ہے تو وہاں پر "شَحْنَاء" یعنی اپنے دل کے اندر برائی کا مرکز اور حقوق العباد سے ٹکرانے والے جتنے بھی جرائم ہیں جتنے بھی گندگیاں ہیں ان سارے چیزوں کو پالنے کا، بغض و عداوت کا، کینہ پروری کا، حسد کا اور جلن کا یہ سب چیزوں کا دل کو مرکز نہ بنائیں بلکہ اپنے دل کو سکون میں رکھیں۔

ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں کہا کہ بدعت کی وجہ سے یا شرک کی وجہ سے یا ضرر کی وجہ سے یا کسی اور کے گناہوں کے اثرات آپ پر پڑھنے کی وجہ سے آپ دوری اختیار کرتے ہیں تو آپ کو جائز ہے کہ آپ دوری اختیار کریں بغیر قطع تعلقات کے (دوری اور قطع تعلقات میں فرق کیا ہے) وہ الگ بات ہے لیکن نفس مال و دولت، جاہ و جلال یا دنیا کے نفسانی خواہشات جس کا کوئی شرعی عذر نہ ہو ایسے ساری چیزیں کی بنیاد پر آدمی "شَحْنَاء" پالتا ہے، بغض و حسد پالتا ہے، اپنے دل کے اندر کینہ اور عداوت پالتا ہے تو ایسے سارے لوگوں کی مغفرت نہیں ہونے والی ہے، دو چیزوں سے اپنے آپ کو بچانا ضروری ہے، یہ ہے نصفِ شعبان کی رات کا پیغام، یہ اصل ہے، اس کو ذہن میں رکھیں کہ شرک نہ ہونے پائے اور دوسرا "شَحْنَاء" نہ پالے، اپنے آپ کو شرک سے، کفر سے نفاق سے دور کریں اور "شَحْنَاء" سے اور ہر قسم کے معاملہ داریوں کے بغض و عداوت، کینہ اور جلن اور حسد سے اپنے آپ کو دور کرے یہ ہے اہم سبق اور اس رات میں "استغفر اللہ" کی کثرت کریں، آیئے دو حدیثیں اس ضمن میں، میں آپ کے سامنے پڑھنے کی سعادت حاصل کروں گا ایک حدیث یہ ہے: کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، صحیح الجامع الصغیر حدیث نمبر 4268،

((فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَان))

نصفِ شعبان کی رات میں

((يَغْفِرُ اللهُ))

مغفرت فرماتے ہیں، معاف کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ

((لِأَهْلِ الْأَرْضِ))

زمین کے سارے لوگوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں

Arshad Basheer Madani Notes

((إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ))

لیکن وہ جو شرک کا ارتکاب کرتا ہو

یعنی حقوق اللہ میں بہت بڑی حق تلفی کر دیتا ہے "أَوْ مُشَاحِنٍ" یا حقوق العباد میں سب سے بڑی حق ر تلفی کر دیتا ہے "شَحْنَاء" پالتا ہے جو کئی بیماریوں کی پیداوار ہوتی ہے "شَحْنَاء" کی وجہ سے چار بڑے بڑے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں سارے برائیوں کی یہ جڑ ہے جیسا کہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ چار برائیوں سے اپنے آپ کو بچانا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اندر اگر کامیاب ہونا ہے تو اس کے اندر ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا اس کو میں ایک شعر کے اندر جمع کر دیا ہے:

مُعَوِّقَاتُ طَرِيقِ الْحُقُوقِ الْأَرْبَعَة

الْكِبْرُ وَالْحَسَدُ وَالْغَضَبُ وَالشَّهْوَة

یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے میں چار بڑی رکاوٹیں ہیں اس میں ایک ہے تکبر حسدِ ممنوع اور غضبِ ممنوع اور شہوتیں اور یہ سب چیزیں "شَحْنَاء" کی وجہ سے معاملہ داریوں میں پیدا ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں شرک سے اور "شَحْنَاء" سے بچائے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح الجامع الصغیر حدیث نمبر 4268 میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے، آپ اس کو ذہن میں رکھیں اور ساتھ میں ان سارے غلط چیزوں سے منکرات سے بدعتوں سے بچانا ضروری ہے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے "اصلاح المساجد" کے حاشیہ میں جہاں پر اس حدیث کو صحیح کہا اور اسی طرح "الجامع الصغیر" میں بھی صحیح کہا "السلسلۃ الصحیحۃ" میں بھی صحیح کہا۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی نصیحت:

وہیں پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کرتے ہوئے یہ بھی فرمادیا کہ وہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے "ضعیف الجامع الصغیر" حدیث نمبر 652 میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ موضوع ہے جب کہ نصفِ شعبان ہو تو:

((فَقُومُوا لَيْلَتَهَا وَصُومُوا يَوْمَهَا))

Arshad Basheer Madani Notes

کہ رات میں جاگو اور دن میں روزہ رکھو

یہ من گھڑت ہے رات بھر جاگنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور دن میں روزہ رکھنا خاص طور پر نہیں، کسی کو اگر عادت ہے کہ وہ رات میں تہجد میں اٹھتا تھا تو اٹھ جائے لیکن خاص اس کے لیے نہ اٹھے جیسا کہ ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ نے اور ابن حجر رحمہ اللہ نے اور امام نووی رحمہ اللہ نے اور شیخ بن باز رحمہ اللہ نے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے خاص طور پر کہا کہ یہاں پر "احیاء اللیل" رات بھر جاگنا یا خاص اس کے لیے تہجد پڑھنا نہیں ہے ہاں اگر کوئی عادی ہے تو یقیناً تہجد کے وقت تہجد پڑھے گا، یہ الگ بات ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی دوسری نصیحت:

دوسری نصیحت یہاں پر ہمیں یہ ملتی ہے کہ اجتماعی طور پر مسجدوں کو سجانا، مسجدوں میں جاگنا، قمقمے لگانا یا قبرستانوں کو سجانا اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی تیسری نصیحت:

ہمیں یہ ملتی ہے کہ یعنی کہ پہلی نصیحت یہ ہے کہ رات میں جاگنا اور دن میں روزہ رکھنا اور دوسری نصیحت یہ ملتی ہے کہ ہمیں اجتماعی طور پر مسجدوں کو سجانا اجتماعی طور پر جاگنا یا اسی طرح اجتماعی طور پر قبرستان کو جاکر زیارت کرنا اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

شیخ البانی رحمہ اللہ کی چوتھی نصیحت:

چوتھی نصیحت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اس رات میں خاص طور سے اسی رات میں دنیاوی آسمان میں آتے ہیں تو وہ حدیث شیخ البانی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسی رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ آتے ہیں وہ تو ہر رات آتے ہیں تو لہذا اس کو ہی خاص سمجھنا ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے، علمائے کرام نے اس پر نصیحت فرمادی ہے کہ اسی رات میں خاص طور سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ دنیاوی آسمان میں آتے ہیں تو ایسی بات نہیں ہے وہ تو ہر رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ رات کے آخری حصے میں دنیاوی آسمان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ آتے ہیں اور آکر کہتے ہیں کیا ہے کوئی

مغفرت طلب کرنے والا تاکہ میں اس کی مغفرت کردوں، میں اسے معاف کردوں، تو یہ بھی ذہن میں رکھیں چوہتی نصیحت، کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس رات تقدیر بانٹی جاتی ہے یہ بلکل غلط ہے بلکہ قرآن مجید کے بلکل خلاف ہے سورۃ الدخان سورۃ نمبر 44 کی آیت نمبر 1 سے 6 پڑھ لیجئے آپ کہ اس کے اندر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے شاگرد سعید بن جُبیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور اسی طرح ان کے شاگردوں میں بہت لمبی فہرست ہے، یہاں پر "لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ" سے مراد لیلۃ القدر لیا ہے نہ کہ شبِ برأت، بعد میں جو کوئی بھی شبِ برأت کہہ رہے ہیں وہ ضعیف روایتوں کی بنا دپر کہہ رہے ہیں۔

اور قرآن مجید کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر میں ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾

اور لیلۃ القدر کہاں ہوتی ہے وہ شہر رمضان میں ہوتی ہے سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 185 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾

تو قرآن مجید کا نزول رمضانِ مبارک کے مہینے میں ہوا اور رمضان المبارک میں ہی لیلۃ القدر ہے یعنی آخری دہا میں جو لیلۃ القدر ہوتی ہے اس میں، نہ کہ شعبان کے مہینے میں لیلۃ البرآۃ یا شبِ برأت میں، جس میں نہ قرآن مجید کا نزول کی ابتداء ہوئی اور نہ وہاں پر تقدیر بانٹی جاتی ہے، تقدیر کب بانٹی جاتی ہے؟ وہ لیلۃ القدر جو رمضان کے اندر ہے سورۃ الدخان سورۃ نمبر 44 کی آیت نمبر 1 سے لیکر 6 تک اس کے اندر بتایا جارہا ہے:

﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾

وہاں پر اللہ حکیم کی طرف سے ہر معاملہ بانٹا جاتا ہے جیسے تقسیمِ رزق اور تقسیمِ قدر کا معاملہ یہ جو پیش آتا ہے وہ "لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ" جس کو لیلۃ القدر کہا گیا، یہ لیلۃ برآۃ یا شبِ برأت نہیں ہے۔

Arshad Basheer Madani Notes

تو الحمدللہ دو چیزیں میں نے اس کے اندر Cover کرنے کی کوشش کی کہ کس کی مغفرت ہوتی ہے اور کس کی مغفرت نہیں ہوتی ہے نصفِ شعبان کی رات میں۔

اور دوسرا یہ کہ نصفِ شعبان میں اور اس کے دن میں چار تنبیہات یعنی وہ چار چیزیں جن سے بچنا ضروری ہے جس کو علمائے کرام نے نصیحت کے طور پر پیش کیا ہے وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے پہلی چیز یہ کہ رات میں جاگنا اور دن میں روزہ رکھنا خاص طور سے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے دوسرا یہ کہ خاص طور سے جاگنا اور مسجد کو سجانا اور قبرستانوں کو سجانا اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے تیسرا یہ ہے کہ اسی رات اللہ سبحانہ وتعالیٰ دنیاوی آسمان میں آتے ہیں دوسری راتوں میں نہیں آتے ایسا عقیدہ صحیح نہیں ہے، چوتھا یہ ہے کہ تقدیر بانٹ نے کا Concept شبِ برأت یا پندرہویں شعبان کی رات سے جوڑدینا یہ بھی صحیح نہیں ہے، آخری بات کرکے میں اپنی بات ختم کردیتا ہوں وہ یہ ہے کہ جیسے پوری دنیا کے اندر ایک مہینہ منایا جاتا ہے جس کو آپ کہتے ہیں کہ یہ Month of Account ہے یا Accountability اور حساب وکتاب کا مہینہ ہے تو سال بھر جو بھی Business ہوا ہے کہیں پر ڈسمبر اور کہیں پر اپریل میں تو پورے Alert ہوجاتے ہیں کہ اب حساب وکتاب ہونے والا ہے سب لوگ کہتے ہیں جب آپ ان کو فون کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بھائی اپریل ذرا Account کا مہینہ ہے، بھائی یہ مارچ Account کا مہینہ ہے، بھائی یہ ڈسمبر Account کا مہینہ ہے، ہم ان Accounts میں بہت Busy ہیں تو ایسا ہر طرح سال میں کوئی ایک مہینہ ہوتا ہے جہاں پر بہت زیادہ حساب وکتاب اور Accountability ہوتی ہے، بلکہ اسی طرح مومنوں کے لیے شعبان کا مہینہ یہ ہے کہ اس کے اندر بھی حساب وکتاب جو ہمارے نامہ اعمال ہیں وہ پیش کیئے جاتے ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس تو حدیث سنئے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، صحیح الجامع الصغیر حدیث نمبر 3711 میں:

((شَعْبَانُ بَيْنَ رَجَبٍ وَشَهْرِ رَمَضَانَ))

شعبان کیا ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان میں ایک مہینہ ہے

((تَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ))

دیکھئے اس میں "تَغَفَّلَ-تَفَعَّلَ" یہ Word استعمال ہوتا ہے جب اس میں کہ جب بہت زیادہ Stress دینا ہے، لوگ اس کے اندر غفلت برت چکے ہیں

((تُرْفَعُ فِيهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ))

کہ اس کے اندر بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے پاس پیش کیئے جاتے ہیں

آسمان میں لے جار کر پیش کیا جاتا ہے اس کا مطلب اللہ سبحانہ وتعالیٰ آسمان میں ہیں ہر جگہ نہیں ہیں ساتوں آسمانوں کے اوپر اللہ سبحانہ وتعالیٰ عرش پر ہیں اس کا علم ہر جگہ ہے، کہ اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں بندوں کے اعمال اوپر لے جائے جاتے ہیں تو اللہ کے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں کہ

((فَأُحِبُّ أَنْ لَا يُرْفَعُ عَمَلِي))

میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل نہ لے جایا جائے مگر اس حالت میں کہ

((إِلَّا وَأَنَا صَائِمٌ))

کہ میں روزہ کی حالت میں ہوں

یعنی میرا عمل اس حالت میں اوپر لے جایا جائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے جب کہ میں روزہ کی حالت میں ہوں تو آپ نے دیکھا کہ رمضان المبارک میں اللہ کے نبی ﷺ ایک سے لیکر پندرہ تک ایک شعبان سے لیکر پندرہ شعبان تک بہت زیادہ روزہ رکھنے کی فضیلتیں علمائے کرام نے بتائی ہیں آپ تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں بلکہ پندرہ کے بعد اگر کسی کو عادت نہیں ہے تو علمائے کرام نے کہا کہ آپ پندرہ کے بعد روزہ نہ رکھیں الآیہ کہ اگر کسی کو کفارہ یا قضا کے روزے ہوں تو وہ الگ بات ہے لیکن پندرہ کے بعد روزہ نہ رکھنے کی حکمت بتائی تا کہ رمضان المبارک کے قریب میں روزہ رکھنے کی وجہ سے آپ بیمار ہو کر جو رمضان المبارک جہاں پر فرض ہوتا ہے روزہ مہینہ بھر کے لیے کہیں اس میں کوئی کمزوری نہ آجائے یا اسی طریقے سے خاص طور سے اسقبال کے طور پر شعبان کے آخر میں روزہ رکھنے سے بعض علمائے کرام نے وہ حدیثیں پیش کی ہیں تو لہذا اس سے بھی بچیں تو اگر پندرہ کے بعد روزہ نہ رکھیں سوائے اس کے کہ جو شرعی طور پر اجازت ہے، تو اس سے کیا پتہ چلا کہ ایک سے لیکر

Arshad Basheer Madani Notes

پندرہ تک ایک شعبان سے لیکر پندرہ شعبان تک روزہ رکھنے کی بھی فضیلت ہے اللہ کے نبی ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے اور نصفِ شعبان کی بھی فضیلت ہے "استغفر اللہ" کثرت سے آپ کرتے رہیں تا کہ مغفرت ہو جائے اور عام دنوں بھی کریں اسی رات میں کرنا ایسا نہیں ہے لیکن اس رات میں چونکہ مغفرت کا اعلان ہوتا ہے تو "استغفر اللہ، استغفر اللہ" کا اس سے ثبوت ملتا ہے لیکن آدمی اس کو خاص نہ بنالے کہ اسی کے لیے خاص ہے اس سے اہم یہ ہے کہ دعا کرے کہ اپنے آپ کو شرک سے پاک کرے اور "شَحْنَاء" سے پاک کرے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ علمائے کرام کی ان بتائی ہوئی نصیحتوں پر ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

Arshad Basheer Madani Notes